© rasailojaraid.com

ہمارا حنفی ہونا کس معنی کر ہی؟

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

کفرست در طریقت ما کینہ داشتن — آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

سراج الاخبار جہلم مشتہرہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء و اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء میں جو ہمارا یہ قول مشتہر ہوا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے انتساب کو ہم فخر سمجھکر اہلحدیث حنفی کہلاتے ہیں۔ تو یہ معلوم نہوا کہ جماعت احناف میں اسکا کیا اثر ہوا۔ کیا اسکو نفاق و دھوکہ دہی سمجھا گیا۔ یا وخاق پر وہی و رہت گوئی خیال کیا گیا۔ مگر جماعت منسوب* باہل حدیث میں اس قول نے کھل بلی مچادی اور ان میں دہشت ناک وحشت و تشویش پیدا کر دی۔ سب کے پہلے ہمارے ایک **روحانی فرزند ایڈیٹر اخبار اہل حدیث** چونک پڑے اور اس کے مقابلہ کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے (جو بقول خود اہلحدیث ہونے کے ایسے مدعی ہیں کہ گویا یہ نام ان کے نام رجسٹری ہو چکا ہے۔ اپنی اخبار کا نام بھی اہلحدیث رکھا ہوا ہے۔ مطبع کا نام بھی اہلحدیث۔ ایک رسالہ اپنے عقائد میں لکھا۔ تو اُس کا نام بھی مذہب اہلحدیث رکھا۔ مگر ہمکو اور ایک **جماعت عظیمہ اہل حدیث** وغیرہ علماء وقت کو (جن کے نام و تحریرات و فتاوے اربعین غزنویہ میں درج ہیں) انکی

---

* اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کہلاتے تو ہیں وہ اہلحدیث مگر در پردہ وہ بعض انہیں معتزلی چکڑالوی۔ مرزائی و نیچری بھی ہیں اور اب انہیں رفض بھی پھیلتا جاتا ہے۔ یعنی تو کہلائے بند امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی بدگوئی کرتے ہیں (جو رافضیوں کا کام ہے) اور اکثر یہ بدگوئی سنکر خوش ہوتے ہیں اسپر ردّ و انکار متوجہ نہیں کرتے۔ اب یہ لوگ سنی اہلحدیث ہونے سے نکلنے کو تیار ہیں۔ خدا خیر کرے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہلحدیث ہونے میں سخت اختلاف و انکار ہے اور ہم لوگوں کے نزدیک انکا مذہب ایسا فری و آزاد ہے کہ اسمیں اعتزال و نیچریت و مرزائیت و چکڑالویت سبھی کچہ داخل و شامل ہے جبتک کہ وہ اپنی تفسیر عربی کو (جسکا مؤید مذہب اہل بدعت و ضلال اور مخالف مذہب اہلسنت و اہلحدیث ہونا انکی مسلم مصنفین آرہ نے بھی مان لیا ہوا ہے) اور وہ اپنے رسائل اصول تفسیر و ترک اسلام کے ان مقامات کو (جنمیں معتزلہ و چکڑالویہ و مرزائیہ اصول کی پیروی کرکے حدیث نبوی کے مفسر قرآن ہونے و قصص اخبار میں حقائق شرعیہ کے مقدم ہونے سے انکار کیا ہوا ہے) جلا ندیں یا ان کی تصحیح و اصلاح نکریں (جسکا وہ بارہا تحریراً و تقریراً وعدہ دے چکے ہیں اور اسکا ایفا نہیں کرتے) ولہذا وہ اپنے عمل و ادعاء میں اس رباعی کے مصداق بنے ہوئے ہیں ؎

ہیں قول و اقرار میرے یار کے اور ٭ اور فعل و کردار جفا کار کے اور
ہے مثل یہ مشہور کہ ہاتھی کے دانت ٭ کھانے کے اَور ہیں دکھانے کے اور

اس عزیز نے ہمپر یہ الزام سراپا اتہام قائم کردیا ہے کہ اب آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (جن کی طرف اہلحدیث منسوب ہیں) نہیں رہے بلکہ کسی اَور کے (جس سے انکی مراد امام الائمہ ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ ہیں) ہوگئے ہیں۔ اور اس الزام سراپا اتہام کو اخبار اہلحدیث ۸۔ اکتوبر میں اس مصرعہ میں ادا کیا ہے مصرع ؎

کسیکا ہو رہے کوئی نبیؐ کے ہو رہیں گے ہم۔

اس الزام اور اس مصرع نافرجام کا جواب شافی انکو مضمون سابق کے تمہیدی ریمارک میں یہ فرد لکھکر دیا گیا ہے۔ فرد

نبیؐ کے ہیں سنّی* حنفی نہ مرزائی نہ چکڑالی ٭
نہ معتزلی جو مسلم جاحظ مردود کی کرتے ہیں شاگردی ٭

انکے بعد ایک اور مدعی انتساب بمذہب اہلحدیث اٹھے جن کا نام نامی و لقب گرامی اسی

* ہمارے نزدیک حنفی وہی ہے جو امام کے قول اثر کو اقوال بخبر الرسول کا پیرو ہے۔ اور جو ایسا نہیں وہ حنفی نہیں۔

ریمارک مضمون سابق ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۲۰۲ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخبار میں مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب دیکھا گیا ہے اس سے پہلے ہمکو انسے آشنائی نہیں ہے اور یہی صاحب ہیں جو ایڈیٹر سراج الاخبار کو مضمون السیف الصارم شائع کرنے پر باعث ہوئے ہیں۔ وہ اخبار اہلحدیث ۱۹۔ نومبر ۱۹۰۶ء میں یہی الزام ترک مذہب اہل حدیث وتجویز ضرورت تقلید مذہب حنفی قائم کرتے ہوئے یوں نغمہ سرا و خامہ فرسا ہوئے ہیں کہ اب اپنے مذہب (اہلحدیث) کو بھول چوک گئے۔ بھلا مذہب اہلحدیث کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے انتساب سے کیا غرض۔ جب اس جماعت نے اپنا انتساب حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ تو پھر اس خصوصیت میں غیر کو کیا دخل معلوم نہیں کہ یہ اجتماع ضدین کیسا ہے۔ اہل حدیث حنفی کیسے دونو کے اصول علٰحدہ دونوں کا طرز عمل جدا۔ پھر وہ نو متحد کیسے انمیں اتحاد کیسا"

پھر اس الزام کے ساتھ یہ دوسرا الزام بھی اپنے ذہن میں خاکسار پر قائم کیا ہے کہ آپنے ہر ایسے شخص کو جو حدیث سے آشنا نہو ضرور کسی مجتہد کا پیرو ہونا۔ اور کسی کا مقلد کہلانا ضروری ٹھہرایا ہے۔ اور اسپر یہ اعتراض وسوال قائم کیئے ہیں:۔

(۱) جب عامی کو تقلید میں بغیر دیکھے بھالے کتب فقہ کے چارہ نہیں تو وہ کیوں نہ مقدس کتب حدیث کو دیکھ لے۔ عربی نہ جانتا ہو۔ تو تراجم کتب عربی ہندی۔ فارسی۔ حدیث دیکھ لے اور تقلید سے درکنار رہے (۲) کیا آپ کسی کتاب سے ثابت کر سکتے ہیں کہ محدثین جو کسی مذہب کی طرف منسوب تھے۔ وہ ابتدائی حالت میں اس مذہب کے مقلد یا پیرو تھے

انکے پہلے الزام کا جواب یہ ہے کہ مذہب اہلحدیث و مذہب حنفی میں نسبت تضاد نہیں۔ بلکہ عموم و خصوص من وجہ ہے۔ مضمون "کیا حنفی اہلحدیث نہیں ہوتے" ملاحظہ ہو اور اگر مطلق انتساب بجز حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم مثبت تضاد ہے۔ تو چاہیئے کہ سنی۔ یا سلفی یا اثری یا اشعری و ماتریدی وغیرہ کہلانا بھی اہلحدیث یا محمدی ہونے کے مخالف و متضاد ہو۔ بلکہ اس صورت عموم دعوے میں مکی مدنی و بخاری وزہری وجعفی کہلانا بھی اہل حدیث یا محمدی کہلانے کے مخالف ہو جسکا کوئی مسلمان سلف وخلف سے قائل نہیں اور غالباً آپ بھی قائل نہوں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرے الزام کا جواب۔ ۵

قد اصبحت ام الخیار تدعیٰ ✣ علیّ ذنبًا کلہ لم اصنع

اے حضرت میں نے یہ کہیں نہیں کہا۔ اور نہ میرے دِل میں یہ بات ہے کہ ہر کسی کو کسی نہ کسی مذہب مجتہد کا پیرو ہونا اور حنفی یا شافعی کہلانا ضروری ہے۔ میرے جس لفظ سے آپنے اس ضرورت کو نکالا ہے اسکو پیش کریں۔ ورنہ اس الزام کو واپس لیں۔ **مینے صرف دو باتیں** امام بخاری کو شافعی کہنے کے متعلق کہی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے اجتہاد و رائے کو امام شافعیؒ کے رائے و اجتہاد سے (کہیں کہیں) توافق ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ ابتدائی حالت کی نظر سے انکو شافعی کہا گیا ہوگا۔ انمیں سے **پہلی بات** کو آپ نے خود تسلیم کیا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ وغیرہ سے اسکو نقل کیا ہے۔ **دوسری بات** پر جو مجھسے یہ سوال کیا ہے۔ کہ یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جو امر واقعی ہو اور دن رات عام لوگوں کے مشاہدہ میں آتا ہو اسپر کتاب کی شہادت ضروری نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو بچہ مکتب میں یا استانی جی سے قاعدہ بغدادی یا پہلا سیپارہ پڑھتا ہے یا نماز یا کلمہ شہادت سیکھتا ہے تو وہ اسوقت اسکا مقلد ہی ہوتا ہے۔ پھر جب وہ آپ جیسا عالم متبحر ہو جاتا ہے۔ تو اُس سے تقلید میانجی یا استانی کی چھوٹ جاتی ہے۔ یہی حال اُن ائمہ مجتہدین کا ہے جو محدّث ہونے کے بعد خود مجتہد ہو گئے تھے۔ اب بھی کتاب کی شہادت چاہیئے تو حاکسار کے مضمون ریویو میں امام شعرانی کا قول ملاحظہ ہو۔ جو شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے مقلد ہونیکے متعلق انہوں نے کہا ہے۔

انکے بعد ایک صاحب اُٹھے جو میرے قدیم زمانہ طالب العلمی کے دوست مُلّا صدّیق مرحوم پشاوری کے فرزند مولوی عبدالکریم ہیں اور اس وجہ سے میں اُن کو بلفظِ عزیز یاد کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ عزیز مذکور نے اخبار اہلحدیث کے کئی نمبروں میں میرے مضمون ریویو کے متعلق مضمون "الانصاف فی حق الاحناف" شائع کرنا شروع کیا ہے۔ جس میں صریح نہیں تو در پردہ میرے مضمون ریویو کا میرے ہی اقوال سنین گذشتہ سے معارضہ کیا ہے۔ اور بعض جگہ بظاہر اسکی تائید بھی کی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُسی عزیز کا مضمون زیادہ تر مجھے اپنے حنفی ہونے سے مراد کے بیان پر باعث ہوا ہے اور کچھ مقصود اُس عزیز کے خیال کی اِصلاح و نصیحت بھی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ عزیز مجھے اپنے باپ کا اہل وُدّ سمجھکر میری نصیحت و اصلاح کو توجہ سے پڑھیں گے۔ اور جو انمیں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور ان کے متقدمین "تابعین کی نسبت سوء ظنی پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے رجوع کریں گے۔ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث بھی اس عزیز کے مضامین پر اہل حق و انصاف کی بوچھاڑ سے خوف زدہ ہو گیا ہے۔ اور اسکے ماتو کی جگہہ یہ فقرات کہ "نامہ نگار اپنی تحریروں کے خود ذمہ دار ہیں۔ ایڈیٹر کسی کی تحریر کا ذمہ وار نہیں ہو سکتا" لکھ کر ان مضامین سے بظاہر* اپنی بیزاری ظاہر کر چکا ہے۔ مگر اس اظہار سے حق نصیحت اس سے ادا نہیں ہوا۔ یہ ہمارا ہی حق و حصّہ تھا۔ جو ہر دوست و عزیز حنفی کے ہر اپنے اہل و اولاد کی صلاح خیال و مقال سے عمل میں لایا جاتا ہے۔

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جو اخبار اہلحدیث ۲۶ نومبر ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ہے اُس نے کہا ہے۔ کہ حنفی کہلانے والے پانچ گروہ ہیں۔ ایک عام جہلا فسق و فجور و کفر و شرک میں مبتلا۔ دوسرے وہ نام کے علماء جو جہلا کے اس کفر و بدعت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور تاویل و تسویل کے ساتھ قرآن و حدیث سے انکی کفر و بدعت پر شہادت پیدا کر دیتے ہیں۔ تیسرے آجکل کے تھوڑے سے علماء جو حدیث مخالف قول امام کو تسلیم تو کر لیتے ہیں مگر التزام مذہب امام کی وجہ سے اسپر عمل نہیں کرتے۔ چوتھے علماء متقدمین حنفیہ جو فقہ میں اشتغال کی وجہ سے علم حدیث سے بے بہرہ رہے ہیں۔ جس قدر محدثین گذر چکے ہیں وہ اور ہی لوگ تھے۔ حنفی ان میں ایک بھی نہ تھا حنفیوں میں ابن حجر جیسا کوئی نہیں ہوا۔ اور اگر کسی نے ان میں سے کچھ علم حدیث حاصل کیا تو اسنے بجائے خدمت دینی کے حنفی مذہب کی نصرت و حمایت کے لیے ایسے قواعد گھڑے جنسے حنفی مذہب کو فوقیت ہو۔ اور ضعیف حدیث کو بلکہ قیاس کو حدیث صحیح پر ترجیح ہو۔ پھر کہا کہ ان کے حالات کو خود آپنے (خاکسار کو کہتے ہیں)۔ رسالہ منیح الباری

* مگر درحقیقت اور دل سے وہ ان مضامین سے خوش معلوم ہوتا ہے کیونکہ انکی رد میں اسنے کوئی ریمارک نہیں کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فی ترجیح صحیح البخاری کے صفحہ ۲۰ وغیرہ میں بیان کیا ہے۔ پھر اسکی تصدیق میں خاکسار کی اس عبارت صفحہ ۲۰ و صفحہ ۵۵ منح الباری کو نقل کر دیا۔ جس میں متاخرین شیخ عبدالحق و شیخ ابن الہمام کی اصحیت احادیث صحیحین سے انکار کرنے پر اعتراض ہے نہ متقدمین ائمہ حنفیہ کا کوئی ذکر یا اُنپر کسی قسم کا اعتراض ہے۔ پانچوان گروہ وہ علماے وقت جو حدیث مخالف مذہب امام کو صحیح پاکر فوراً عمل میں لاتے ہیں اور اسپر وہ قول امام کی کہ اترکوا قولی لخبر الرسول کے پورے پابند ہیں۔ اس تفصیل سے اُس عزیز نے بظاہر تو تمام حنفیوں پر (جن میں ناکردہ گناہ متقدمین بھی داخل ہیں) لے دی کی ہے۔ اور در پردہ خاکسار پر یہ اعتراض کیا ہے کہ منح الباری میں تو آپنے حنفیوں کو بُرا کہا ہے اور اب خود حنفی بن بیٹھے ہیں۔ اگر یہ تضاد نہیں (جیسکا الزام آپکو مولوی ابو نعیم نے دیا ہے) تو اور کیا ہے۔ و نیز حنفیوں کا یہ حال و تفصیل ہے تو پھر آپنے کیوں بلا تفصیل حنفی ہونے کا دعوے کیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ میں خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے پہلے چار قسموں سے جن پر آں عزیز نے لے دے کی ہے۔ حنفی نہیں ہوں۔ بلکہ قسم پنجم کا حنفی ہوں اور اسی قسم کو میں پورا اور سچا حنفی سمجھتا ہوں۔ نہ پہلے چار قسموں کو۔ پہلے تین قسموں کو تو کوئی محقق حنفی بھی حنفی نہ کہے گا۔ رہا قسم چہارم سو اگرچہ متاخرین میں بعض حنفی ایسے ہیں جو بپاس تقلید مذہب صحیح حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور قول امام اترکوا قولی لخبر الرسول کے پورے پابند نہیں رہے۔ مگر نہ یہی متاخرین ایسے ہیں۔ اور نہ متقدمین ائمہ ایسے تھے۔ آں عزیز نے جو متقدمین حنفیہ کو قسم چہارم میں داخل کیا ہے۔ اسمیں محض رجم بالغیب اور جزاف سے کام لیا ہے۔ اور جو آپنے اس دعوے فاسد اور گمان کاسد پر مجھے اپنا گواہ بنایا ہے اسمیں بہت ہی دلیری سے کام لیا اور غضب ڈھایا ہے۔ عبارت منح الباری میں بحر میں شیخ عبدالحق و شیخ ابن الہمام جو متاخرین سے ہیں متقدمین حنفیہ کا کہیں ذکر و نام و نشان نہیں ہے۔ متقدمین میں بہت سے حنفی ایسے گذرے ہیں جو حدیث کے حفاظ و امام بھی تھے جیسے کہ فقہ کے امام تھے۔ اور انہوں نے ایسے قواعد کوئی نہیں گھڑے جنسے حدیث ضعیف کو یا قیاس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو حدیث صحیح پر ترجیح ہو۔ بلکہ اونہوں نے حدیث صحیح کے معارضہ اقوال امام کو ترک کرکے حدیث کو دستور العمل اور واجب القبول ٹھہرایا ہے۔ اسیوجہ سے مذہب امام کے دو ثلث میں اختلاف واقعہ ہوگیا ہے۔

اس مقام میں تمہارے دعوٰی کی کلیت و عموم توڑنے کے واسطے صرف ایک مثال پیش کرنا کافی ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی فقہ حنفی کے امام بھی تھے و معہذا حدیث کے امام و حافظ تھے۔ اور باوجودیکہ نصرت مذہب حنفی میں وہ صرف توافق رائے سے نہ تقلید امام بہت کوشش کرگئے ہیں مگر جہاں انسے کچھ نہوسکا تو وہاں اونہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ اسباب میں امام ابو حنیفہ رح کا قول باطل ہے یعنی غیر صحیح ہے۔ اس باب میں ہم آں عزیز کے مسلم کتب کی عبارت اور مسلم پیشواؤں کے اقوال پیش کرتے ہیں۔

شاہ عبد العزیز صاحب نے کتاب بستان المحدثین کے صفحہ ۹ میں شرح معانی الآثار طحاوی کے بیان میں فرمایا ہے۔ "در اول آں کتاب مے گوید۔ قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی سألنی بعض اصحابنا من اھل العلم ان اضع لھم کتابًا اذکر فیہ الآثار المرویۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الاحکام التی یتوھم اھل الالحاد والضعفۃ من اھل الاسلام ان بعضھا ینقض بعضًا لقلۃ علمھم بناسخھا من منسوخھا ومایجب العلم منھا لما یشھد لہ من الکتاب الناطق والسنۃ المجتمع علیھا وافعل ذلک ابوابا اذکر فی کل باب منھا الناسخ من المنسوخ وتاویل العلماء واحتجاج بعضھم علی بعض واقامۃ الحجۃ لمن یصح عندہ من قولہ منھم بما یصح بہ مثلہ فی کتاب او سنۃ او اجماع او تواتر من اقاویل الصحابۃ او تابعیھم۔ آسکے بعد شاہ صاحب انکے علم و مذہب کا حال بیان کرتے ہوئے صفحہ ۹۶ و ۹۷ میں فرماتے ہیں "بہر حال تصانیف مفیدہ در مذہب حنفی وارد و بزعم خود در نصرت ایں مذہب مساعی جمیلہ بتقدیم رسانیدہ از تصانیف او وسعت علم او معلوم میشود۔ باید دانست کہ مختصر طحاوی دلالت میکند بر آنکہ وے مجتہد منتسب بود محض مقلد مذہب حنفی نبود زیرا کہ در مختصر چیزہا اختیار کردہ کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ است رحمہ اللہ تعالی ولہذا آں مختصر در فقہاء ایں مذہب کہ محض مقلد اند چنداں شیوع پیدا نکردہ"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہی بیان صفحہ ۹۶ و ۹۷ بستان کا نواب صاحب بھوپال کی کتاب **اتحاف النبلا المتقین باحیاء آثر الفقہاء المحدثین** کے صفحہ ۱۹۲ میں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اسمیں یہ بھی کہا ہے "درد رسات اللبیب گفتہ الطحاوی مع تصدیہ لمذھب ابی حنیفۃ وتخریجہ تمسکہ من المرفوع والموقوف اذا خالف قولہ الحدیث یصحح ویقول فبطل قول ابی حنیفہ ومن یرٰی قولاً من اقوال احدٍ کائناً من کان باطلاً یرٰی العمل بہ حراماً"۔ انتہٰی۔

اور اصل کتب درد سات اللبیب کے صفحہ ۲۷۹ میں کہا ہے "علی ان النصف البطل القائل بصریح الحق وطریقہ اذا رای تمام الحجۃ علی امام فی شیٔ یفک عنہ عقدۃ تقلیدہ لہ ولیس تمام الحجۃ علیہ من الطعن فی شیٔ وھذا ابو جعفر الطحاوی مع مبالغتہ المفرطۃ فی نصرت المذھب اذا تمت الحجۃ علی ابی حنیفۃ تراہ فی آثار المعالی کیف یاتی بکلام حدید حتی یقول فی بعض المواضع فما قال ابو حنیفۃ باطل وامثال ذلک لا یرتضیہ کل مقلد متعصب"

عزیز من کیا ان نقول وعبارات اپنے مقبولین علماء کو دیکھ کر بھی کہو گے کہ جملہ متقدمین حنفیہ حدیث سے بے بہرہ رہے۔ اور جو انہیں سے کچھ جانتے وہ نصرت مذہب کے لیئے ایسے قواعد گھڑتے جسے مذہب کو اور حدیث ضعیف وقیاس کو حدیث صحیح پر ترجیح ہو۔ اور پھر بھی مجھے اپنے گمان فاسد وخیال کاسد کا گواہ بناؤ گے مناسب ہے کہ اس بدگمانی اور بدگوئی سے (جو شعبہ رفض ہے) توبہ کرو اور اس سے رجوع کا اشتہار اس اخبار نام کے اہلحدیث میں دو اور اس کہن سال عرصہ چالیس برس کے نتائج تقلید وعمل بالحدیث کے تجربہ کار کی نصیحت کو مان لو اگر کچھ سعادت کا مادہ رکھتے ہو ؎

نصیحت گوش کن جانا کہ از جاں دوست میدارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را ؎۔

ہمارے اس جواب اور دعوٰی پر کہ میں قسم پنجم کا حنفی ہوں نہ پہلے چار قسموں سے کسی قسم کا۔ آفتاب جیسے روشن دلیل جس میں کسی منصف مزاج حنفی یا اہلحدیث کو بشرطیکہ وہ چشم بینا اور سلیم فہم عطا کیا گیا ہو۔ شک ونزاع نہو یہ ہے کہ زمانہ طلب علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث سے اسوقت تک جسکو چالیس سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے ہمارا شبانہ روزی عمل باحادیث صحاح (جو موجودہ و عام مروجہ طریقہ حنفیہ کے مخالف ہے جیسے احادیث رفع یدین بوقت انتقالات وجہر بآمین اور قرءۃ فاتحہ خلف الامام و امثال ذلک) کے مطابق پایا جاتا ہے اور ہمارا تیس سالہ رسالہ اشاعۃ السنۃ (جس میں آٹھ سال زمانہ فترت بھی شامل ہیں) اور دیگر تصانیف و تالیفات معیار الحق* منح الباری وغیرہ وغیرہ (جنکا حامی عمل بالحدیث اور قامع تقلید مذموم (جو صرف دو ہی قسم ہے (۱) تقلید بمعارضہ و مقابلہ نص (۲) تقلید مذہب معین بخیال وجوب) ہونا آپنے اور ہر ایک اہلحدیث واقف حال نے مانا ہوا ہے۔ نیز اسکی تصدیق کر رہے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ اس امر کی تصدیق ہمارے اس قول میں (جسنے آپ لوگوں کو متوحش کر دیا ہے) بھی موجود ہے۔ جہاں لفظ حنفی سے پہلے لفظ اہلحدیث (جو اسی قسم کی حنفیت کی طرف مشعر ہے) شامل کیا گیا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس آپ لوگوں نے اس لفظ کو غور سے نہیں پڑھا اور نہ دیکھا ہے۔ اور میرے دعوئی حنفیت و تہتب بمذہب امام والامقام کو اہلحدیث ہونے سے متضاد سمجھ لیا۔ سچ کہا گیا ہے ؎

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ۔ صد حجاب از دل بسوے دیدہ شد

اس آفتابی دلیل کو سنکر بھی شاید فریقین کے غالی اور ضدی لوگ خاکسار پر اعتراض کریں غالی حنفی یہ کہیں کہ تم حنفی کیسے ہو سکتے ہو۔ جس حال میں تم نماز میں رفع یدین وغیرہ ایسے افعال کرتے ہو۔ جن کو ہمارے مذہب میں ناجائز بلکہ مفسد نماز کہا گیا ہے۔ اور غالی اہلحدیث یہ کہیں کہ جس حالمیں تمہارا عمل براہ راست و بلا واسطہ صحاح احادیث پر ہے تو پھر تمہارا حنفی کہلانا کیا وجہ اور کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اس سے فائدہ ہی کیا ہے۔

* معیار الحق کا مولف یہ خاکسار ہے اور اسکے مضامین کے شواہد و عبارات حضرت شیخنا و شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کے افاضات سے ہیں۔ خاکسار کے مسودہ کو کچھ عبارات کے اضافہ و افاضہ سے خاکسار کی درخواست سے حضرت ممدوح نے اپنے نام نامی و ذات گرامی کی طرف منسوب فرما کر اس کو قبولیت کی عزت بخشی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان غالیوں کا جواب بھی اس مقام میں دیا جاتا ہے۔ گو ان سے تو پوری امید نہیں کہ وہ اس کو تسلیم کریں۔ مگر اور لوگ تو اس جواب کو سنکر انکے دھوکہ سے بچ جائیں گے اور بعید نہیں کہ انمیں سے بھی کوئی سننے والا پیدا ہو۔ کما قیل فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع۔ ففی الدھر من یرجی لہ الغوث طافر۔

فریق اول (غالی حنفیوں) کا جواب یہ ہے۔ آپ جیسے غالیوں سے ہم سرٹی فائی کرنا نہیں چاہتے یعنی سرٹیفکیٹ حنفی ہونے کا نہیں مانگتے منصف حنفی ہمارے ساتھ متفق چلے آئے ہیں اور وہ ہمکو اپنے جیسا حنفی سمجھتے ہیں۔ وہ ہمارے ان ہی اقوال کے ساتھ ہمارے ساتھ نماز میں اقتدا کرتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اسباب میں ہم ایک منصف مزاج حنفی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا جن کی حنفیت ہندوستان بھر میں تسلیم کی گئی ہے قول پیش کرتے ہیں۔ آپ اپنے رسالہ فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ص۴۸ میں بذیل ترجمہ امام عصام بن یوسف رح فرماتے ہیں۔

ذکر السمعانی عند ذکر نسبۃ البلخی المشہور بھذہ النسبۃ عصام بن یوسف بن میمون بن قدامۃ البلخی اخو ابراہیم بن یوسف یروی عن ابن المبارک وروی عنہ اھل بلدہ وکان صاحب حدیث ثبتا فی الروایۃ وربما اخطاء وکنیۃ ابو عصمۃ وکان یرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس منہ واخوہ ابراھیم کان لا یرفع ومات عصام سنۃ ۲۱۰ھ عشر ومائتین وذکرھما ابو حاتم بن حبان فی کتاب الثقات انتھی۔ وفی طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارک والثوری

سمعانی نے بلخی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نسبت سے مشہور عصام بن یوسف ہیں جو ابن المبارک سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے انکے شہر (بلخ) والے حدیث کی روایت کرتے ہیں وہ حدیث میں ثابت قدم تھے کبھی خطا بھی کرتے رکوع کرنے اور اس سے سر اٹھانے کے وقت وہ رفع یدین کیا کرتے انکے بھائی ابراہیم نہ کرتے۔ عصام ۲۱۰ھ ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں بھائیوں کو ابو حاتم ابن حبان نے ثقہ لوگوں کی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ طبقات قاری میں ہے عصام بن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وشعبه وكان صاحب حديث
يوفع يديه عند الركوع وعند رفع
الراس منه انتهى قلت يعلم منه
بطلان رواية مكحول عن ابى حنيفه
ان من رفع يديه فى الصلوة فسدت
صلاته التى اعتمد امير كاتب الاتقانى
بها كما مر فى ترجمته فان عصام بن يوسف
كان من ملازمى ابى يوسف وكان
يرفع فلو كان لتلك الرواية اصل
لعلم بها ابو يوسف وعصام وسياتى
التفصيل فى بطلان تلك الرواية
فى ترجمة مكحول ان شاء الله تعالى و
يعلم ايضا ان الحنفى لو ترك فى مسئلة
مذهب امامه لقوة دليل خلافه
لايخرج به عن دقيقة التقليد بل
هو عين التقليد فى صورة ترك
التقليد الا ترى الى ان عصام بن
يوسف ترك مذهب ابى حنيفة فى
عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فى
الحنفية ويؤيده ماحكاه اصحاب
الفتاوى المعتمدة من اصحابنا من تقليد
ابى يوسف يوما الشافعى فى طهارة
القلتين والى الله المشتكى من جهالة
زماننا حيث يطعنون على من ترك
تقليد امامه فى مسئلة واحدة لقوة

یوسف نے ابن المبارک اور سفیان ثوری
اور شعبہ سے حدیث کی روایت کی ہے یہ
اہل حدیث تھے رکوع اور اس سے اٹھنے
کے وقت رفعیدین کیا کرتے۔ میں (عبدالحی)
کہتا ہوں ان کے اس فعل سے معلوم ہوتا
ہے کہ جو مکحول نے امام ابو حنیفہ رح سے نقل
کیا ہے کہ جو نماز میں رفعیدین کرے اسکی
نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس روایت
سے امیر کاتب اتقانی نے دھوکہ کھایا ہے
چنانچہ انکے ترجمہ میں اسکا بیان گذرا ہے
یہ روایت باطل ہے اسکے باطل ہونے
پر یہ دلیل ہے کہ عصام بن یوسف امام
ابو یوسف کے ہمیشہ ساتھ رہتے تھے
اور اگر اس روایت مکحول کی کچھ اصل
ہوتی تو امام ابو یوسف اور عصام بن
یوسف کو اسکا علم ضروری ہوتا اسکی
تفصیل مکحول کے ترجمہ میں بھی ہو گئی
امام عصام کے اس عمل رفع یدین سے
معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ میں
اپنے امام کا مذہب اسکے خلاف کی
دلیل کو قوی سمجھکر ترک کر دے تو وہ
اسکی تقلید سے خارج نہیں ہوتا بلکہ
اس صورت ترک تقلید میں بعینہ اسکی
تقلید پائی جاتی ہے۔ تو نہیں دیکھتا
کہ امام عصام نے امام ابو حنیفہ کے مذہب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دلیلها ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب فانهم من العوام انما العجب ممن تیشبه بالعلماء وهیشی مشیهم کالانعام (الفوائد البهیه ص۴۸)	رفع یدین نکرنے کو ترک کر دیا و معہذا وہ حنفیوں میں شمار کیے جاتے ہیں یہ کیا مؤید ہے جو معتبر فتاوے میں منقول ہے۔ کہ امام ابو یوسف نے ایک روز

ایک حمام میں غسل کیا تو اسکے بعد معلوم ہوا کہ جس کنوئیں کا پانی اس حمام میں ڈالا گیا تھا اسمیں سے مرا ہوا چوہا نکلا ہے تو اپنے فرمایا کہ ہمنے اس مسئلہ میں امام شافعی کے اس قول پر کہ جب پانی دو قلے (پکھیال) کے قدر ہو تو وہ تھوڑی پلیدی سے نجس نہیں ہوتا عمل کر لیا۔ ہماری شکایت اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے زمانہ کے ان جاہلوں کی طرف سے ہے جو ایک مسئلہ میں بھی اسکی دلیل کی قوت کی وجہ سے تقلید مذہب امام چھوڑنے والے پر طعن کرتے ہیں اور اسکو مقلد امام ہونے سے نکال دیتے ہیں۔ ان جاہلوں سے یہ امر محل تعجب نہیں کیونکہ وہ عامی ہوتے ہیں تعجب تو ان لوگوں سے ہے جو علماء جیسے بن بیٹھے ہیں اور چال چلتے ہیں ان جاہلوں کی جو چوپایوں جیسے ہیں۔

پھر صفحہ ۹۰ کتاب مذکور میں اس روایت مکحول نسفی کا بہت بسط سے ابطال کیا ہے۔ اور فقہاء حنفیہ کے نقل و شہادت سے ثابت ہے کہ رفعیدین مفسد نماز نہیں ہے

۹۸ھ ہجری مطابق ۱۸۸۳ء میں دہلی و لاہور وغیرہ بلاد ہندوستان و پنجاب کے عمائد احناف و اہلحدیث کے اتفاق سے ینگ صاحب کمشنر دہلی کی عدالت میں یہ قرار پایا تھا کہ اہلحدیث و احناف باوجود فروعی اختلاف کے ایک دوسرے کا نماز میں اقتدا کرے اور باہم شیر و شکر ہو کر ارکان مذہب ادا کریں۔ اس مصالحت کا مضمون اشاعۃ السنہ جلد ۵ کے نمبر ۳ وغیرہ میں شائع ہوا ہے۔ اس تحریر مصالحت پر جن عمائد احناف دہلی کے دستخط ثبت ہوئے تھے انمیں جو ابتک زندہ ہیں۔ دو صاحب لائق ذکر ہیں۔ ایک مولوی عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی دوسرے مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی عربک پروفیسر اورینٹل کالج لاہور اور ہوئے کے علماء میں سے۔ تیسرے مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور ہیں بدلہ تنبیہ۔ ان علماء کے اتفاق سے یہ امر مسلم ہوا تھا کہ رفع یدین نماز میں مفسد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نماز نہیں ہے۔

دوسرے (غالی اہلحدیث) کا جواب۔ باوجودیکہ ہمارا عمل اکثر مسائل میں بلاواسطہ احادیث صحاح پر ہے۔ پھر ہمارا حنفی کہلانا بے وجہ و بلا فائدہ نہیں ہے۔ اور نہ اسمیں کوئی تصنع ہے۔ ہمارے حنفی کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ ابتدا شعور اور زمانہ طلب علم سے جبکہ ہم حدیث سے آشنا نہ تھے فقہ مذہب حنفی پر ہمارا عمل رہا۔ اسی مذہب کی کتب اصول ہمنے پڑھیں اور اسی کی کتب فقہ فروع ہمارے دیکھنے میں آئے۔ کسی اور مذہب کی نہ کوئی کتاب دیکھی اور نہ اسکا کوئی مسئلہ سیکھا۔ اسوقت تک خاکسار کا یہی خیال تھا کہ مذاہب اربعہ سے ایک ہی مذہب کا مقلد ہو رہنا فرض و واجب ہے۔ اور اسکا ترک و خلاف گناہ ہے۔ پھر جب یہ خاکسار پنجاب کی مروجہ کتب کی تحصیل سے فارغ ہو کر دہلی پہنچا اور شیخ عبید اللہ مرحوم کی ترغیب سے حضرت شیخنا و شیخ الکل دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حدیث شروع کیا تو حضرت شیخ نے ایک روز مجھے طحطاوی حاشیہ درمختار کا وہ مقام دکھایا جسمیں امام ابو یوسف کا عمل و قول در باب عمل بمذہب امام شافعی رح جو اوپر منقول ہوا ہے اور اسی قسم کا قاضی ابو عاصم عامری حنفی کا یہ فعل کہ انہوں نے قفال شافعی کی پاس خاطر سے نماز میں رفع یدین وغیرہ شافعی مذہب کے ارکان کو ادا کیا اور قفال شافعی کا یہ فعل کہ انہوں نے قاضی ابو عاصم عامری حنفی کی پاس خاطر سے اذان اقامت حنفی مذہب کے مطابق عمل کیا (اذان بلا ترجیع اور اقامت دو دو کلمہ کہلوائی) اوس روز سے خاکسار کا وہ خیال کہ ایک ہی مذہب کا مقلد ہو رہنا فرض و واجب ہے۔ بدل گیا۔ اور خاکسار نے دوسرے مذاہب حقہ پر عمل کر لینا جائز سمجھا اور حدیث صحیح پر عمل کرنے کو عین سعادت اور ایمان کی امارت سمجھ لیا جسپر امام صاحب کے متعدد اقوال بڑی تاکید سے رغبت دلاتے ہیں۔ از انجملہ بعض اقوال حاشیہ میں منقول ہیں۔ تاہم امام

☆☆ سئل عن ابی حنیفة اذا قلت قولاً وکتاب اللہ یخالفه قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل انا کان خبر الرسول یخالفه قال اترکوا قولی بخبر الرسول	امام زندویسی حنفی کتاب روضة العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ امام ابو حنیفہ رح سے نقل کرتے ہیں کہ امام صاحب سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپ ایک بات کہیں اور قرآن اسکے مخالف ہو تو آنجہ

© rasailojaraid.com

ملہم منطق نفایت ملا حسن۔ شرح وقایہ۔ شرح سلم۔ میر زاہد۔ میر زاہد رسالہ فی اصول الحدیث۔ صدر الصدور۔ صدر الشریعہ۔ قاضی۔ قاضی مبارک۔ تلویح۔ توضیح۔ ہدایہ۔ مولوی فیض محمد صاحب سہارنپوری۔ مولوی عبد الحق صاحب محدث دہلوی۔ مولوی عبد العلی صاحب۔ مولوی نور الحسن صاحب۔ مولوی صدیق حسن صاحب بھوپالی وغیرہ۔ مختصر سعالی و مطول۔ حسامی۔ مختصر وقایہ شرح وقایہ شرح عقائد۔ میر زاہد رسالہ فی اصول الحدیث۔ صدر الصدور۔ صدر الشریعہ۔ قاضی۔ قاضی مبارک۔ تلویح۔ توضیح۔ ہدایہ۔ مولوی فیض محمد صاحب سہارنپوری۔ مولوی عبد الحق صاحب محدث دہلوی۔ مولوی عبد العلی صاحب۔ مولوی نور الحسن صاحب۔ مولوی صدیق حسن صاحب بھوپالی وغیرہ۔ ان حضرات سے بنا بر ضیق وقت بکلی سے کتب صحاح ستہ و مؤطا امام مالک کے بالمشافہ کبھی اس عاجز نے نہیں پڑھا۔ اور نہ ان حضرات سے اکثر اکابر کی سند میں اجازت خاکسار کے پاس موجود ہیں۔ اس سے اظہار نہیں کیا +

© rasailojaraid.com

ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی عظمت وجلالت میرے دل سے نہ اُٹھی۔ بلکہ اور زیادہ ہوگئی۔
ولہذا جس مسئلہ میں حدیث صحیح مجھے نہیں ملتی اس مسئلہ میں میں اقوال مذہب امام سے
کسی قول پر صرف اس حسن ظنی سے کہ اس مسئلہ کی دلیل انکو پہنچی ہوگی تقلید کر لیتا ہوں
ایسا ہی ہمارے شیخ و شیخ الکل کا مدت العمری عمل رہا۔ اور اسی پر ایک عالم کا عمل ہے۔
اس بیان سے فائدہ اس تقلید کا بھی ظاہر ہوا۔
اور ایک فائدہ اس وقت خاص میں یہ ہے کہ اجکل کے بعض اہلحدیث کہلانے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ کالم ۲)

ففیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ
قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ (عقد
الجید) قال عبداللہ بن المبارک
سمعت ابا حنیفۃ یقول اذا جاء عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین
واذا جاء عن اصحاب النبی صلعم تخیرنا قولھم
واذا جاء عن التابعین زاحمناھم (تفسیر
مظہری) - وقال الشیخ محی الدین فی
الفتوحات بسندہ الی الامام ابی حنیفۃ
انہ کان یقول ایاکم والقول فی دین
اللہ بالرای وعلیکم باتباع السنۃ فمن
خرج عنھا ضل - وکان اذا افتی یقول
ھذا رای ابی حنیفۃ وھو احسن ما قدرنا
علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی
بالصواب وقال علیہ مرۃ رجل من اھل
الکوفۃ والحدیث یقرء عندہ فقال
الرجل دعونا من ھذہ الاحادیث فزجرہ
الامام اشد الزجر وقال لولا السنۃ
ما فھم احدنا القرآن (میزان امام شعرانی)

فرمایا میرا قول قرآن کے مقابلہ میں چھوڑ دو
پھر کہا گیا کہ اگر حدیث رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اسکے مخالف ہو تو آپنے فرمایا میرا قول
حدیث کے مقابلہ میں بھی چھوڑ دو۔ پھر
کہا گیا کہ قول اصحاب اسکے مخالف ہو
تو آپنے فرمایا میرا قول صحابہ رض کے مقابلہ
میں بھی چھوڑ دو۔ ایسا ہی عقد الجید میں ہے۔
اور امام بیہقی کتاب مدخل میں عبداللہ بن
المبارک سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے انکو یہ کہتے
سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو حدیث مروی ہو وہ میرے سر آنکھوں
پر ہے۔ اور جو اصحاب نبوی سے مروی ہو
وہ بھی ہم اختیار کرینگے اور جو تابعین سے
مروی ہو اس کا ہم مقابلہ کرینگے (تفسیر مظہری)
اور شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ میں اپنی سند
سے امام صاحب سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے
کہ دین میں اپنی راے سے بچو اور سنت کی
پیروی کو لازم کر لو جو سنت سے باہر ہوا وہ
بہک گیا۔ اور جب آپ کوئی فتوے دیتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والوں میں نیچریت۔ مرزائیت۔ چکڑالویت و معتزلیت و رافضیت پھیلتی جاتی ہے اہلحدیث کے ساتھ لفظ حنفی ملانے سے یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ اس لقب کا مصداق سنی۔ اہلحدیث ہے۔ نہ معتزلی اور نہ مرزائی اور نہ نیچری اور نہ رافضی وغیرہ۔

پھر اُس عزیز نے اپنے مضمون کے دوسرے نمبر میں جو ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء کے اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا ہے۔ ایڈیٹر اہل الذکر کی نیک نیتی اور مسلمانوں کے حق میں اس کی خیر خواہی کی تعریف کر کے اسکے ان دعاوی فاسدہ کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ مجتہد نہ تھے اور وہ عربیت میں ناقص تھے وغیرہ وغیرہ کلمات کبرت کلمۃ مخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا کے مصداق کی تائید میں قلم اُٹھایا ہے۔ اور اسکے ثبوت میں نواب صاحب بھوپال اور مولوی حمید اللہ صاحب ساکن سراوہ ضلع میرٹھ اور خاکسار کے بعض اقوال و عبارات سے تمسک کیا ہے۔ اور ان کے عبارات و اقوال کا جواب دینا تو ہمارے ذمہ نہیں۔ یہ جواب ایڈیٹر سراج الاخبار یا اور کوئی حامی امام والا تبار دینگے ہم اپنے اقوال و عبارات کا محمل و مطلب بیان کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہماری عبارت سے اُس عزیز نے مطلب نکالا ہے اُسمیں لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ یا کم از کم خود دھوکہ کھایا ہے۔

ہماری عبارات و اقوال اس کے دعاوی فاسدہ کے لیے مفید اور مؤید نہیں ہو سکتے۔

ہماری سنی سالہ تحریرات و تالیفات میں ہمارا کوئی قول یا کوئی عبارت ایسی نہ نکلے گی جس سے امام والا مقام کے اجتہاد یا شرائط اجتہاد علم حدیث وغیرہ کی نفی پائی جاتی ہو۔ عزیز مذکور نے نافہمی و بے علمی سے ہمارے اقوال و عبارات کو اپنے خیال فاسد کا مؤید بنایا ہے۔ یا دیدہ و دانستہ ہم پر افترا کیا ہے۔ ایک جگہ اس اخبار کے صفحہ ۹ میں کہا ہے کہ ایڈیٹر اہل الذکر نے جو لکھا ہے رافضیوں کی کتابوں سے نہیں لکھا۔ بلکہ اہلسنت کی کتب سے بلکہ خود مولوی صاحب موصوف سے (خاکسار کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تو یہ کہتے کہ یہ وہ ہے جو قرآن و حدیث سے ہمنے سمجھا ہے۔ جو اس سے بہتر لاوے وہ زیادہ درست ہے اور قبول کے لائق ہے۔ ایک روز آپ کے پاس حدیث پڑھی جاتی تھی تو کوفہ کا ایک آدمی آیا اور بولا کہ حدیثوں چھوڑو۔ اسکو امام صاحب نے بہت ڈانٹا اور فرمایا کہ حدیث نہ ہوتی تو ہم قرآن کو نہ سمجھتے۔ ایسا ہی میزان شعرانی میں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہتے ہیں) اور جن کو مولوی صاحب نے ضمیمہ سفیر ہند ۲۳ مارچ ۱۹۰۸ء میں
محدد العلم فی ھذا الاوان مولنا محمد صدیق حسن خان نے فرمایا ہے۔ اُن سے لکھا
ہے۔ پھر اسکے ثبوت میں کتاب حدیث الغاشیہ ۱۰ سے اسکو ازراہ دروغ گوئی
نواب صاحب نے تصنیف کہکر نقل کیا ہے۔ کہ جو شرائط واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر
کیے ہیں ہم خیال کرتے ہیں تو وہ ان کے امام میں ہرگز موجود نہیں
پھر اس اخبار کے صفحہ ۷ میں کہا ہے خود مولوی ابو سعید صاحب نے ضمیمہ سفیر
ہند ۱۶ مارچ کے صفحہ ۴۲ میں ارقام فرمایا ہے۔ میرے خیال میں تو صحاح ستہ
وغیرہ کی اکثر حدیثیں آنپر مخفی رہیں۔ اسلیئے اُن سے بہت احادیث کا خلاف
سرزد ہوا ہے۔ اور اُسی کے صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے حدیث کے دفتر میں اُن کا
نام نہیں۔ صحاح ستہ کو اوّل سے آخر تک دیکھوگے تو انکی روایت کا نام نہ پاؤگے
اور مولوی صاحب موصوف نے امام عبدالوہاب شعرانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی
اور مولوی عبدالحی مرحوم لکھنوی وغیرہ سے علت حدیث کی نقل فرمائی ہے۔
اور اُسی ضمیمہ کے صفحہ ۴۷ میں ابن خلدون سے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کی
روایتیں حدیث کی ستر ہوئی ہیں"

میرے ان اقوال کو نقل کرنے سے عنایت مذکور نے اپنے خیال میں تو بڑی
بہادری کا کام کیا ہے۔ اور وہ دور کی کوڑی لایا ہے۔ مگر درحقیقت اس سے اسکی
نافہمی یا دروغ گوئی ثابت ہوتی ہے۔ دیگر ہیچ (۱) امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا دفتر
حدیث میں (جس سے کتب صحاح ستہ مراد ہیں نہ کوئی اصطلاحی دفتر جس میں اسامی
وار رجسٹر ہوتے ہیں (۲) یا کتب صحاح ستہ میں کسی حدیث کی روایت کا ان سے
پایا نہ جانا۔ یا (۳) ان کتب کی بہت احادیث کا ان سے خلاف ہونا۔ یا (۴) دوسرے
ائمہ کی نسبت حدیث میں انکا کم ہونا ان چاروں امور سے کسی ایک سے بھی
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس قدر حدیث کا علم اجتہاد کے واسطے شرط ہے وہ ان
میں پایا نہ جاتا تھا۔

یہ دفتر حدیث و دواوین سنت جن میں انکا نام نہیں دو سو برس کے بعد ہوئے
ہیں۔ اور مجتہدین اسلام پہلی صدی سے چلے آئے ہیں۔ پھر کیا کوئی مسلمان اہل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم صاحب ہوش وحواس سلیمہ یہ تجویز کرسکتا ہے کہ جس مجتہد کا نام اس دفتر زمانہ متاخرین میں نہو وہ مجتہد نہ تھا۔ اور اس بات کو منصف حنفی بھی مانتے ہیں چنانچہ اسی ضمیمہ شعیر ہند ۱۶ مارچ ۱۹۰۷ء میں امام شعرانی اور مولوی عبدالحی لکھنوی سے نقل کیا گیا ہے کہ چاروں اماموں میں سے پہلے امام۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی توجہ تفقہ واجتہاد وافتا کی طرف زیادہ تھی۔ اور نقل وروایت حدیث کی طرف کم جیسا کہ ان میں سے آخری امام احمد بن حنبل کی توجہ روایت حدیث کی طرف زیادہ رہی ہے اور تفقہ واجتہاد وافتا کی طرف کم (جس کیوجہ حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ البالغہ کے صفحہ ۱۵۲ وغیرہ میں اصحاب الرائے واہل الحدیث کے فرق کی باب میں بیان ہوئی ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ جن اماموں نے اجتہاد کرنے اور اپنے رائے سے فتوے دینے سے خوف کیا انکا شغل زیادہ تر روایت حدیث ہی رہا (صہ ۱۵۲) اور جن اماموں نے روایت حدیث میں آنحضرت ﷺ پر بیجا وبیشی ہوجانیکا خوف کیا انکا شغل زیادہ تر اجتہاد وتفقہ وافتا سے رہا) مگر یہ کمی حقیقی نہ تھی بلکہ اضافی تھی جو ایک امام میں دوسرے کی نسبت پائی جاتی تھی اور یہ کمی حدیث کی اس حد تک نہ پہنچی تھی کہ جسقدر حدیث دانی اجتہاد کے واسطے ضروری ہے وہ بھی انمیں نہ پائی جاتی تھی اور انپر لفظ محدث کو صادق آنیسے مانع تھی اور کمی تفقہ واجتہاد اس حد تک نہ پہنچی ہوئی تھی جو انپر لفظ مجتہد کے اطلاق سے مانع ہوتی۔ انکی اس کمی حدیث یا اجتہاد وتفقہ کو اس حد تک سمجھ لینا محض حماقت اور بڑے درجہ کی جہالت وسفاہت ہے اور ائمہ فقہ وحدیث مسلمہ مسلمانان روئے زمین کے حق میں ایسی بدگمانی کسی اہل علم ودین وفہم انصاف کا کام نہیں اور اگر اس درجہ کی کمی حدیث امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ میں ابن خلدون کے اس قول سے کہ امام ابوحنیفہ سے سترہ روایات حدیث صحت کو پہنچی ہیں نکالی گئی ہے اور اسکے معنے یہ سمجھ گئے ہیں کہ انکو صرف سترہ حدیثیں پہنچی تھیں تو یہ اور بھی حماقت اور جہالت ہے اس قول کے معنے تو یہ ہیں کہ امام ابوحنیفہ سے جو روایات حدیث لوگوں کو بسند صحیح پہنچی اور ان سے مروی ہوئی ہیں انکی تعداد سترہ تک پہنچی ہے۔ اور یہ مراد نہیں کہ انکو صرف سترہ حدیثیں پہنچی تھیں اگر اس قول سے انکی مراد یہ ہوتی تو بجائے لفظ صح عنہ کے صح عندہ کا لفظ بولا جاتا۔

جو شخص امام اعظم کی مسند کو جسکو خوارزمی نے جمع کیا ہے دیکھیگا وہ اس معنوں کو یقیناً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غلط سمجھے گا۔ کیا مسانید امام اعظم میں صرف "سترہ" حدیثیں ہیں۔
جھوٹ کہنے میں کچھ تو شرم چاہیئے۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو ہماری عبارت ضمیمہ سفیر ہند سے یہ مدعا نکالا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک امام ابو حنیفہ کو علم حدیث نہ تھا اور نہیں ایسی کمی تھی کہ انکا مبلغ علم حدیث میں صرف "سترہ" حدیثیں تھیں۔ یہ محض غلط فہمی اور نارستی ہے اور اگر ہمارے نزدیک امام ابو حنیفہ میں علم حدیث کا کافی نہونا اور اسوجہ سے شروط اجتہاد کا نہیں پایا نہ جانا اس سے نکالا گیا ہے کہ نواب صاحب بھوپال کو ہمنے مجدد العلم کہا ہے اور انہون نے کتاب حدیث الغاشیہ میں امام صاحب میں شروط واجتہاد کا پائے نہ جانا خیال ظاہر کیا ہے تو یہ اور ہی حماقت وجہالت اور محض دروغ گوئی ہے اسمیں دروغگوئی تو یہ ہے کہ کتاب حدیث الغاشیہ کو جو سید عبدالحی بن سید عبدالرزاق کی تصنیف (چنانچہ کتاب کے خاتمہ الطبع میں بصفحہ ۱۰۱ درج ہے) نواب صاحب کی تصنیف قرار دیا ہے۔ اور اگر یہ ادعا ہو کہ درحقیقت یہ کتاب نواب صاحب کی تصنیف ہے اور نواب صاحب نے جھوٹ بولا ہے اور اپنی اس تصنیف کو ایسی بیہودہ بکواس کے سبب جو اسمیں امام صاحب کے حق میں کی گئی ہے۔ نشانہ طعن ہونے کے خوف سے اپنے داماد عبدالحی کی طرف منسوب کر دیا تھا تو پھر تمہاری اس ٹھڑی منطق کا جواب یہ ہے کہ خاکسار کا (جو اہلحدیث کہلاتا ہے اور دلیل کے مخالف کسیکی تقلید نہیں کرتا نواب صاحب کو مجدد یا اس سے بڑھکر مجتہد وقت مان لینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ میں ان کا مقلد ہوں اور جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں اسکو صحیح مانتا ہوں۔

نواب صاحب کو جو ہمنے ضمیمہ سفیر ہند ورسالہ اشاعۃ السنہ میں مجدد کہا ہے تو صرف دو وصف کی نظر ولحاظ سے کہا ہے وبس۔ ایک یہ کہ انکی سعی واہتمام اور صرف زر سے بڑی بڑی نایاب کتب حدیث وتفسیر وغیرہ ہندوستان ومصر وغیرہ میں چھپکر شائع ہوئی ہیں۔ دوسری یہ کہ انکی کوشش سے حدود ریاست بھوپال سے بہت سی بدعات ورسوم جاہلیت مرتفع ہوئی ہیں اور بہت سنتیں جاری ہوئی ہیں۔ ان دو وصف سے علاوہ ہمنے انکے رائے واجتہاد وخیال ومقال کی کبھی تصدیق یا تائید نہیں کی بلکہ انکی زندگی میں رسالہ اشاعۃ السنۃ میں صاف لکھ دیا تھا کہ تحقیق وتدقیق سے انکو کام اور انکی تصانیف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اسکا التزام نہ تھا۔ رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۹ کے نمبر اول کے (جو نواب صاحب کے معزول ہو جانے کے بعد ان کے ڈیفنس (مدافعت) میں شائع ہوا تھا۔ اور اسی قسم کی تحریرات کی طرف توجہ فرما کر گورنمنٹ نے انکی وفات کے بعد انکا خطاب نوابی بحال کیا تھا) کے صفحہ ۱۵ میں کہا ہے کہ "نواب صاحب کو اپنی تصانیف میں تحقیق و تدقیق کا التزام نہیں صرف جمع و تالیف انکو پیش نظر رہتی ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے مسائل کو محقق ہوں۔ خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہوں خواہ غیر ضروری اپنی تصانیف میں درج کر دیتے ہیں۔ یہ امر صرف ان ہی مسائل میں نہیں پایا جاتا جن کو گورنمنٹ سے تعلق ہے۔ بلکہ بعض مذہبی اور علمی مسائل میں انکا یہی حال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصروں اور ہم چشموں (مولوی عبدالحی لکھنوی وغیرہ علماء) نے انکی تصانیف پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور ان کے بعض مسائل میں غلطی و تحقیق سے مخالفت بھی ثابت کر دکھائی ہے حتی کہ اسکو نواب صاحب نے مان لیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے۔ کہ ہم صرف ناقل ہیں۔ ہم کو اس سے بحث نہیں کہ فلاں امر میں حق و صحیح کونسا قول ہے۔ پھر رسالہ نمبر ۲ کے صفحہ ۵۶ میں کہا ہے۔ اسکی تمثیل میں ہمارے بھولے بھالے نواب صاحب (اگر یہ کتاب انکی تصنیف ہے) ناعاقبت اندیشی سے لکھ بیٹھے ہیں۔

پھر اسکے صفحہ ۵۷ میں کہا ہے۔ ہمنے نواب صاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدد کہا ہے۔ ایک یہ کہ ان سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابیں تصانیف سلف مختلف علوم میں انہوں نے بصرف زر چھپوا کر ملکوں میں شائع کی ہیں۔ اور بعض کتابیں تصانیف سلف سے ملخص کر کے انہوں نے خود بھی بنائی اور چھپوائی ہیں۔ دوسری وصف۔ بعض مراسم اسلام کو زندہ کرنا اور بعض رسوم بد کو مٹانا۔ جن کی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ میں ہو چکی ہے۔ ان دونو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ میں ہمنے ان کو مجدد نہیں کہا اور ان دونوں اوصاف میں مجدد ہونے سے انکا مجتہد ہونا لازم نہیں آتا۔ چہ جائے لوگوں کا انکا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقلد ہونا۔ اس جواب کو بنظر انصاف پڑھنے سے امید ہے ہمارے بھائی اپنے اعتراض کو واپس لیں گے اور اس فرقہ کے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہیں گے۔ اور نہ اُن کے خیال و مقال کو اُنکا خیال و مقال "قرار دینگے"۔

ہماری ان اقوال میں صاف اور صریح شہادت پائی جاتی ہے کہ ہم نواب صاحب کی رائے و خیالی باتوں کے مقلد نہیں اور ان کو مجدد کہنے سے ان کی بیدلیل بلکہ خلاف واقعہ امر کو صحیح مان لینا ہمارے ذمہ نہیں۔

آب رہا یہ امر کہ جو ہمارے ان اقوال میں پایا جاتا ہے کہ امام صاحب پر اکثر احادیث صحاح ستہ مخفی رہیں ہیں۔ اور اُن سے بہت سی احادیث صحاح ستہ کا خلاف ہوا ہے۔ سو اسکو نفی شروط اجتہاد سے کوئی تعلق نہیں۔ بڑے بڑے جلیل الشان مجتہدین صحابہ پر بعض احادیث مخفی رہیں اور بعض احادیث سے انکا خلاف ہوا ہے اور ان کے متاخرین نے اُنپر مؤاخذہ کیا ہے۔ اسکی تفصیل ان ہی ضمیمجات سفیر ہند کی مبحث مخفیات و مواخذات میں ہو چکی ہے۔

یہ مضمون حدیث الغاشیہ اور مدح نواب صاحب کا۔ الزامی جواب ہے۔ جو جواب ترکی بترکی کہلاتا ہے۔ تحقیقی جواب جو دلی اعتقاد و انصاف پر مبنی ہوتا ہے یہ ہے۔ کہ صاحب حدیث الغاشیہ نے بھی نفی شروط اجتہاد کے متعلق جو کہا ہے وہ حنفیہ کو الزامی طور پر کہا ہے نہ اپنے دلی اعتقاد و تحقیق و انصاف کی نظر سے شروط اجتہاد جو حنفیہ نے بیان کی ہیں اور جسقدر علم حدیث اجتہاد کے واسطے انہوں نے ضروری شرط ٹھہرایا ہے اسکی نفی کی ہے نہ اپنے اعتقاد اور واقعی حق و انصاف کے قرارداد کے مطابق شروط کی نفی۔ کیونکہ قرآن اور حدیث اور اجماعی قرارداد اہلحدیث میں کوئی حد و معیار حدیث دانی جو اجتہاد کے لیئے شرط ہو۔ پایا نہیں جاتا۔ پھر کوئی اہلحدیث کیونکر کسی مجتہد کی نسبت اپنے دلی اعتقاد سے کہہ سکتا ہے کہ اسمیں شرط حدیث دانی پائی نہیں جاتی۔ یہی جواب مولوی حمید اللہ صاحب ساکن بہرہ کے رسالہ تقلید و عمل بالحدیث کے جملہ مضامین کا ہے (جو امام صاحب کی نفی اجتہاد کے متعلق لکھے گئے ہیں اور انکو عزیز عبد الکریم نے اپنے مضمون کے نمبر سوم میں اخبار اہلحدیث ۷ جنوری میں مشتہر کیا ہے کہ وہ مضامین محض الزاماً لکھے گئے ہیں نہ تحقیقاً واعتقاداً۔ اور اگر مولوی حمید اللہ صاحب کا یہ ادعاء ہو کہ جو کچھ ہمنے کہا ہے اعتقاد و تحقیقاً و انصافاً کہا ہے تو وہ براہ لطف ہمکو کوئی ایک ہی آیت یا حدیث بتادیں جسمیں اجتہاد کی ان شروط کا بیان ہو۔ اور ان سے

© rasailojaraid.com